اسلامی بیداری ـــــــ ہمہ جہت بیداری

مولانا ناظم علی خیر آبادی

یک جہت بیداری کا تصور اور دنیاوی لائحہ عمل تو مختلف مذاہب کے پاس موجود ہے دنیاوی اداروں اور تحریکوں کے پاس بھی ایسی بیداری کے اصول وضوابط بنے ہوئے ہیں جو حالات اور زمانہ کے پیش نظر تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن کے ذریعہ کسی ایک شعبۂ حیات میں بیداری کے قوانین کو نافذ کیا جاتا رہا ہے اور کسی حد تک اس میں کامیابی بھی نصیب ہوئی ہے۔ سیاسی، سماجی، معاشرتی، اقتصادی، معاملاتی اور اخوتی بیداری کے تعلق سے گفتگو بھی ہوتی ہے سمینار اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ نشستند، گفتند و برخاستند کا عمل ارباب حل وعقد کے ذریعہ انجام پاتا رہتا ہے کچھ زمانہ گزرنے کے بعد دوبارہ ایسے ہی اجتماعات بین المللی کانفرنسیں اور بین المذاہب سمینار مرتب کیے جاتے ہیں اور صاحبان علم ودانش اور ماہرین حیاتیات سرجوڑ کر بیٹھتے ہیں اور اپنے تجربہ، مشاہدہ، ترقی یافتہ ممالک کے نظریات، ترقی پذیر ممالک واقوام کے مشکلات کو حل کرنے کی بھرپور سعی کرتے ہیں مگر حیات کے زلف گرہ گیر کی گرہوں میں اضافہ ہوجاتا ہے گتھی سلجھنے کے بجائے مزید اُلجھ جاتی ہے جن مشکلات کو آسانیوں میں تبدیل کرنے کی تدبیر کرتے ہیں ان کی دشواریاں بڑھتی جاتی ہیں۔ اس کا راز یہ ہے کہ انسان اپنی علمی فکری پرداز کے مطابق انسان کے اندر بیداری پیدا کرکے سہولت وسکون پیدا کرنا چاہتا ہے مگر چونکہ علمی بلندی کے باوجود فطرت انسانی سے کماحقہ آگاہ نہیں ہوپاتا ہے لہٰذا قانون بھی نامکمل اور ناقص رہ جاتا ہے اور بیداری کے بجائے نیند اور خواب کا اثر گہرا ہوجاتا ہے۔

اسلام دین الٰہی ہے کائنات کا خالق فطرت بشر کا بھی خلق کرنے والا ہے اسی فطرت پر انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ فطرة اللّه الّتی فطر النّاس علیها لا تبدیل لخلق اللّه ذالک الدّین القیّم، فطرت پر انسان کو خدا نے پیدا کیا ہے اس فطرت وتخلیق الٰہی میں کوئی تغیرو تبدّل نہیں ہے یہ مستحکم دین ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس نے جو قانون قرآن مجید میں پیش کیے ہیں وہ ہمہ جہت انسانی بیداری کے لئے ذمہ دار ہیں۔

اسلامی قوانین کے نفاذ میں جملہ شؤن حیات میں بیداری پائی جاتی ہے جس کا نمونہ صدر

اسلام میں پیغمبرؐ اکرم کی حیات طیبہ میں سچے مسلمانوں کی زندگیوں میں بھی ملتا ہے اور موجودہ زمانہ میں اسلامی انقلاب ایران کے سربراہ آیت اللہ العظمیٰ آقای روح اللہ خمینی طاب ثراہ نے پوری دنیا کو دین الٰہی اور نظام اسلامی سے آگاہ کرکے عالمی بیداری کی راہ پر لگادیا۔ ایران میں تو اسلامی بیداری کا ثبوت ظالم وخائن شاہی کو ختم کرکے اسلامی جمہوریہ کا قیام واستحکام ہے اور عالمی سطح پر ہر ستمگر اور غاصب حکمراں خوف زدہ ہوکر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ رہا ہے اور عوامی بیداری سے اتنا ڈر رہا ہے کہ دن کا چین اور رات کی نیند حرام ہوگئی ہے جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران کے عوام وخواص نہایت اطمینان سے اپنے اسلامی فرائض کی ادائیگی میں مخالفین کی چیرہ دستیوں اور استعماری طاقتوں کی ریشہ دوانیوں نیز منافقین کی مکاریوں کے باوجود مصروف ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں اگر کسی ایک ملک میں حقیقی اسلامی بیداری پیدا ہوجاتی ہے تو اس حقیقت کو بلند اور غالب ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا، دنیانے واضح طور پر دیکھ لیاہے کہ اسلامی بیداری ایران میں امام خمینیؒ کی قیادت ورہبری میں پیدا ہوئی تو دوسرے نام نہاد مسلم ممالک بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور مسلم عوام میں یک گونہ بیداری آئی تو حکومت کے صاحبان بست وکشاد کی نیندیں حرام ہوگئیں اور استعماری شیاطین بھی اپنے منصوبوں کو خاکستر ہوتے ہوئے محسوس کرنے لگے۔

اسلامی جمہوریہ ایران سے جو اسلامی بیداری کی موج در موج لہریں اٹھیں تو اس سے عراق، کویت، افغانستان، امارات، شام، لبنان، فلسطین، لیبیا وغیرہ کے ساتھ ساتھ استعماری ممالک امریکہ، برطانیہ، روس، چین، تیونس، افریقی ممالک بھی بیحد متاثر ہوئے ان موجوں کا اثر غیر مسلم ممالک تک بھی پہونچا اور اب ہندوستان میں بھی اسلامی بیداری کا ڈنکا بج رہا ہے۔ استعماری طاقتوں کے رٹّو طوطے سلمان رُشدی، تسلیمہ نسرین اور دوسرے نام نہاد باسواد دانشور، یونیورسٹیز کے نافہم اذہان کے گندے اور بے بنیاد خیالات اور اسلام دشمن پروپگنڈے لاحاصل اور بے سود ہوکر رہ گئے، چاند پر تھوکا انھیں کے منہ کو بدنما کرگیا۔

اسلامی بیداری کے مثبت اور منفی رخ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثبت رخ تو یہ ہے کہ اسلامی قوانین پر عمل کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کا جذبہ پیدا ہو اور ہر شعبۂ زندگی کو قرآنی اصول اور اسلامی نظام سے آراستہ کیا جائے جیسا کہ اسلامی جمہوریہ ایران میں ہوا اور عوام اس پر گامزن ہیں لیکن اس کا منفی رخ وہ ہے جو بخیال خود پڑھے لکھے مگر اَن کڑھے لوگوں

میں رائج ہے یہ لوگ اسلامی قوانین کو دنیاوی اصول کے آئینہ میں پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ دنیاوی مروجہ طریقوں سے ٹکراتے ہیں تو اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور اسی کو اسلامی بیداری کا نام دیتے ہیں۔ اسلامی بیداری سماجی طریقوں کو اسلامی قوانین پر زبردستی تھوپنا نہیں ہے بلکہ سماج اور معاشرہ کو اسلامی قوانین کے مطابق تیار کرنا اور اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہے۔

استعمار کی دیرینہ راہ وروش ہے کہ وہ روح اسلامی سے ناواقف دنیا کے ابن الوقت ، مال دنیا کے حریص مگر زبان وبیان کو بے تکان استعمال کرنے والے اسکالر کو خرید تا ہے اور انہیں اپنے مکروفریب کے جال میں گرفتار کرکے سرطانی مرض کو ذہنوں میں ڈل دیتا ہے خود سامنے نہ آکر انہیں آلۂ کار بناتا ہے۔ ان کے کاندھوں پر بندوق رکھ کر سم آلود اور زہر افشاں گولے سماج اور معاشرہ میں چھوڑتا ہے جس کا اثر سادہ لوح دماغوں پر ہوتا ہے۔ ہندوستان کے ادارے یونیورسٹیز کالجز اور درسگاہیں بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں، استعمار نے جب یہ سمجھ لیا کہ ہم دشمن بن کر اسلام اور مسلمانوں میں زہر نہیں گھول سکیں گے تو امت مسلمہ کے لوگوں ہی کو ذریعہ بنایا اور اپنے منصوبوں کی تکمیل انہیں کے ذریعہ کرنی چاہی۔ جیسے صدر اسلام میں یہودیت اور مسیحیت نے ظاہر بظاہر اپنے ارادوں میں ناکامی دیکھی تو مسلمانوں ہی میں منافق تیار کیے تاکہ انہیں کے ہاتھوں اسلام کی در پردہ مخالفت ہو۔ قرآن کریم نے ان منافقین کی نقشہ کشی سورۂ بقرہ میں اس انداز سے کی ہے کہ وہ آج کے مسلم گھرانوں میں پیدا ہونے والے مگر اسلام کے خلاف ذہن سازی کرنے والوں کی زندہ تصویر ہے قرآن کا اعلان ہے:

”جب ایسے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں لیکن جب وہ اپنے شیاطین سے تخلیہ میں گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم تو ان مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ خداوند عالم خود انہیں لوگوں کا (منافقین) کا مذاق اڑاتا ہے اور انہیں کی سرکشی میں ڈالے رہتا ہے اور وہ اندھیرے میں ٹاپک ٹوئیاں مارتے رہتے ہیں“[۲]

یہ منافقین اعلیٰ درسگاہوں میں پہونچ جانے کے بعد BRAINWASHING کا کام کرتے ہیں اور اپنے تباہ کن خیالات کی گرویدہ ایک جماعت تیار کرلیتے ہیں۔ خود کو روشن فکر ،اسلام نواز اور اصلاح پسند خیال کرتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید جیسی پاکیزہ اصولی کتاب کے بیانات پر اپنی کج فہمی

کے تیر چلاتے ہیں۔ مبلغین دین کے کردار پر الزام تراشی اور محافظین اسلام پر کج فکری کے ذریعہ اتہام و بہتان لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے، یہ لوگ خداوند عالم کے وجود کے منکر ہو کر پیغمبر اسلامؐ کی حیات طیبہ اور ائمہ اطہار کی روش زندگی پر اعتراض کرتے ہیں پھر بھی مسلمان کہلاتے رہتے ہیں گویا ''رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی'' کے مثل دودھ کے دھلے ہوئے مانے جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر علم نے نورانیت نہیں پیدا کی، اندھیرے ہی میں سر مارنا ہاتھ آیا تو وہ علم بیکار ہے جسے علم کا فائدہ خود نہ ملا ہو وہ دوسروں کو علم سے آراستہ کیا کرے گا۔

آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند

انقلاب اسلامی ایران نے اسلامی بیداری اور ہمہ جہت بیداری کا عملی ثبوت فراہم کر دیا ہے جسے آج ہر طبقہ کا انسان محسوس کر رہا ہے۔ اسلامی بیداری کی اساس خوف خدا ہے جس کے دل میں یہ خوف خدا پیدا ہو جائے گا اسے خدا مل جائے گا اور جسے خدا مل جائے گا اسے سب کچھ مل جائے گا۔ امام حسینؑ نے دعائے عرفہ میں فرمایا ہے الٰھی ماذا وجد من فقدک وماالّذی فقد من وجدک [۳] خدایا جس نے تجھے کھو دیا اس نے کیا پایا اور جس نے تجھے پالیا اس نے کیا کھویا۔ اسلامی بیداری جس میں پیدا ہوتی ہے اس کی نگاہ ہر آن اپنے خالق پر ہوتی ہے اور وہ تمام حالات خداوند عالم کے احکام، قرآنی فرمودات اور پیغمبرؐ وآل پیغمبرؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی بنا پر ہمہ جہت بیداری پیدا بھی ہوتی ہے اور مستحکم بھی رہتی ہے۔

حوالے:

۱۔ سورۂ روم، آیت ۳۰

۲۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۴

۳۔ دعائے عرفہ

☆